نمبر ۶۵ | مورخہ ۹ شعبان ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

قادیان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

۲۵ نومبر یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم قادیان میں حسب معمول نہایت شاندار طریق پر منایا گیا۔ صبح نو بجے دارالعلوم کے وسیع میدان میں قادیان کے مردوں نوجوانوں اور بچوں کا بہت بڑا اجتماع ہو گیا جہاں سے جلوس ترتیب دیا گیا۔ جو چھوٹے بچوں۔ لڑکوں۔ نوجوانوں اور عمر رسیدہ اصحاب کی علیحدہ علیحدہ محلوں کی تقسیم کے لحاظ سے ۳۳ گروہوں پر مشتمل تھا۔ ہر ایک گروہ کا علیحدہ جھنڈا تھا۔ جسے دو آدمی اٹھائے آگے آگے چلتے تھے۔ جھنڈوں پر جلی الفاظ میں مختلف اور موزون جملے لکھے ہوئے تھے۔ مثلاً پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ محمد ہست برہانِ محمد۔ عجب نوریست درجان محمد۔ وہ کون ہے جس پر نہیں احسان محمدؐ۔ لاشک ان محمد اً خیر الوریٰ۔ ساری دنیا میں بڑا کون ہے حضرت کے سوا۔ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا۔ نام اسکا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ جلوس درود اور نعتیہ نظمیں پڑھتا ہوا دارالعلوم کے میدان سے روانہ ہو کر قصبہ میں پہنچا۔ ہندو بازار اور گلی گھماراں سے گزر کر احمدیہ چوک میں آیا جہاں مردوں اور عورتوں کا بہت بڑا ہجوم منتظر تھا۔ یہاں سے جلوس جلسہ گاہ میں پہنچا۔ جو دارالعلوم کے میدان میں بنائی گئی تھی ؛

جلوس کی مختلف ٹولیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھتی اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتی تھیں۔ بعض مقامات پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مختلف اصحاب نے مختصر تقریریں کیں۔ جلوس جن راستوں پر سے گزرا انہیں رنگدار جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ بھی پھول پتوں اور کاغذی جھنڈیوں سے خوب آراستہ کی گئی

جلوس کے اختتام پر جلسہ شروع ہوا۔ حاضرین میں ہندوؤں سکھوں اور غیر احمدیوں کی بھی کافی تعداد تھی۔ جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی صدارت میں ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کے سات سات طلباء کی مختصر تقریروں کے بعد نماز ظہر کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔ پھر جامعہ احمدیہ کے چار طلباء نے تقریریں کیں۔ ان کے بعد پنڈت رلیا رام صاحب ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک امرتسر نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دلچسپ تقریر کی اور اجلاس نماز عصر کے لئے برخاست ہوا ؛

پھر جناب میر قاسم علی صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ اور پنڈت دانا رام صاحب سکرٹری آریہ سماج قادیان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض پہلو بیان کئے۔ ان کے بعد سردار ہردیال سنگھ صاحب بی۔ اے نے انگریزی میں تقریر کی پھر گیانی ہری سنگھ صاحب کی دلچسپ تقریر ہوئی۔ گیانی صاحب کے بعد مولوی غلام محمد صاحب کشمیری اہل سنت نے مختصر سی تقریر کی۔ اور نماز مغرب کے وقت دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ علالت طبع کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریر نہ فرما سکے ؛

چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا فرمائیں

چونکہ جلسہ سالانہ بہت قریب آگیا ہے۔ اس کے لئے سامان خورونوش ودیگر انتظامات سرعت کے ساتھ کئے جارہے ہیں جن کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ احباب اور جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ تا انتظامات جلسہ میں منتظمین کے لئے روپیہ کی قلت کے باعث کوئی دقت پیدا نہ ہو ۔

ناظر بیت المال قادیان

چندوں کی ادائگی کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا خاص ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۹ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں جو الفضل ۱۸ نومبر میں شائع ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"یاد رکھو کہ استقلال اصل چیز ہے۔ اور استقلال کے یہ معنے ہیں۔ کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا۔ اس سے کیا یہ امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ آئندہ بڑی قربانیوں کو پورا کرکے گا۔ پس میں جماعتوں اور افراد جماعت کی ان تاروں اور خطوں پر اعتماد کرتے ہوئے جن میں انہوں نے سلسلہ کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہیں۔ وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کرے۔ اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھائے۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے آئندہ کے لئے چندوں میں باقاعدگی اختیار کرینگی میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کرینگی تو ان کا اقرار قابل اعتبار نہیں سمجھا جائے گا۔"

پس ہر ایک جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بہت جلد اپنے اپنے بقائے صاف کرے۔ اور آئندہ باقاعدگی سے چندہ کی ادائگی کا التزام کرکے دفتر ہذا کو مطلع فرمائے۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے والی فہرست میں اس کا نام درج کیا جاسکے ۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم میر محمد خان صاحب احمدی پٹواری ہرکا لڑکا بشیر احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم اسے صحت عطا فرمائے۔ خاکسار علی محمد مدرس مڈل سکول کوٹ تیمراتی (۲) ملک غلام رسول صاحب ٹھیکیدار لالہ موسےٰ کا بایاں ہاتھ دو ماہ ہوئے موٹر کے حادثہ سے کچلا گیا تھا۔ ابھی تک آرام نہیں آیا۔ ۱۹ نومبر کو ان کے ہاتھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد انہیں شفایاب کرے۔ خاکسار عبد القادر لائلپوری (۳) خاکسار کا چھوٹا بھائی محمد شفیع خان یوسف زئی عرصہ دو تین ماہ سے بیمار ہے احباب اپنی دعاؤں میں دردِ دل سے اسے یاد رکھیں۔ خاکسار عبد الکریم خان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - دسمبر تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو ابھی سے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی لاسکیں ۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

میاں محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری کہاں ہیں؟

میاں محمد اسمٰعیل صاحب احمدی سکنہ امرتسر اکثر اپنے کام کے لئے مدراس اور بمبئی جاتے رہتے ہیں۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔ تو براہ مہربانی ان کے پتہ سے مطلع فرماکر ممنون فرمائیں۔ خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

سالانہ جلسہ پر تاجرانہ نمائش

امسال سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حسب تجویز مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء تاجرانہ نمائش منعقد کی جائے گی۔ جس کے لئے ملک محمد طفیل صاحب محلہ دارالبرکات قادیان کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ تاجر دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے اپنے علاقہ کی اشیاء فروخت کے لئے سالانہ جلسہ پر قادیان لے آئیں۔ اور اس بارے میں ملک محمد طفیل صاحب مہتمم تاجرانہ نمائش جلسہ سالانہ سے خط وکتابت کریں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

پوسٹ ماسٹر کیس دگلگت (۲) سید عبد القیوم صاحب بنوڑ کی ہمشیرہ حنیفہ خاتون بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار فقیر احمد جالندھر

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کو اس ہفتہ کی آمدہ ڈاک سے یہ معلوم کرکے کہ خاکسار کی پیاری ہمشیرہ امۃ العزیز عمر قریباً ۱۸ سال ۱۱ ستمبر فوت ہوگئی ہے۔ بہت ہی صدمہ اور افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چند سال ہوئے خاکسار کی اس سے بڑی ہمشیرہ بھی اسی طرح جوان عمر میں فوت ہوگئی تھی۔ عاجز کے والدین خصوصاً والدہ صاحبہ کو اس کا ازحد صدمہ ہے۔ اور ان کی صحت پر برا اثر پڑنے کا امکان ہے۔ پس میں ان سے دور ہوں احباب مرحومہ کے درجات کی بلندی اور خاکسار کی والدہ مکرمہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یار عارف مبلغ انگلستان (۲) میرا پوتا برخوردار رشید احمد پسر بابو عبد المجید صاحب ۲۰ اکتوبر فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ اسبال شہر (۳) چودھری حسین بخش صاحب آف ٹھہو چھپت ۲۲ اکتوبر مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی عبادت گذار اور حقیقی معنوں میں احمدی تھے۔ آپ کا جنازہ غیر احمدیوں نے بڑی خواہش سے پڑھا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار بشیر احمد از سیالکوٹ (۴) میرا چھوٹا بھائی ۲۰ اکتوبر فوت ہوگیا۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد اللہ خان قلعہ صوبا سنگھ (۵) میری اہلیہ ۸ اکتوبر فوت ہوگئی ہے۔ مرحومہ مخلص احمدی تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عبد اللہ چک نمبر ۱۰ (۶) میرا چار سالہ لڑکا حمید اللہ خان ۲ نومبر فوت ہوگیا۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ہمارے لئے صبر جمیل کی دعا کی جائے۔ خاکسار ضیاء اللہ گجرات (۷) میرے خسر خانصاحب عبد الرزاق خانصاحب جو جماعت کراچی کے پرانے احمدی تھے۔ کئی سالوں تک انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ رہ چکے تھے۔ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے یکم اکتوبر فوت ہوگئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد نواز خان گکھڑ۔ کراچی (۸) چودھری سندھی خان صاحب کاٹھ گڑھی یکم نومبر فوت ہوگئے۔ آپ مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الرحیم خان قادیان ۔ (۹) اخویم سراج دین صاحب احمدی جو ریاست بہاولپور میں ٹھیکہ داری کا کام کرتے تھے۔ اور چند روز کے لئے قادیان آئے ہوئے تھے۔ چار روز بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد امین دوکاندار قادیان (۱۰) ۷ نومبر کو محترمہ سلطان بی بی صاحبہ اہلیہ مہر الدین صاحب چک نمبر ۲۷ الف گوٹھ مہر محمد لوٹا ضلع تھرپارکر سندھ لڑکی تولد ہونے کے پانچ گھنٹہ بعد انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بہت نیک اور سلسلہ سے اخلاص رکھنے والی خاتون تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ۔ خاکسار صوفی غلام محمد چک نمبر ۲۷ (۱۱) برخوردار رحمت اللہ خان کی لڑکی ۱۶ نومبر فوت ہوگئی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے اور اس کے والدین کے لئے نعم البدل کی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ میڈیکل پریکٹیشنر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ شعبان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک

کہنے کے لئے

جماعت احمدیہ تیار ہو جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان خطبات میں جو حضور نے جماعت احمدیہ کی موجودہ مشکلات کے متعلق فرمائے۔ اور جو "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ جہاں پیش آمدہ تکالیف اور الجھنوں کا نہایت تفصیل اور وضاحت سے ذکر کیا ہے۔ وہاں یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ حضور اپنی جماعت کے سامنے ایک ایسی سکیم رکھنا چاہتے ہیں جس پر عمل کرنے سے جماعت احمدیہ ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف پر غلبہ حاصل کرتی ہوئی کامیابی و کامرانی کی اس منزل تک پہنچ سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مقدر کر رکھی ہے۔ اور اس کے لئے ایسی قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے گا۔ جن کا پیش کرنا ضروری ہے۔ اور جن کے بغیر ترقی کی طرف قدم بڑھانا اور مشکلات سے مخلصی پانا ناممکن ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطبات نے جو نئی زندگی اور نئی روح پیدا کر دی ہے۔ وہ نہایت ہی خوشکن اور فرحت بخش ہے۔ اور اس کا کسی قدر اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تمام جماعت نہایت بے تابی کے ساتھ ہمہ تن گوش بنکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس سکیم کا انتظار کر رہی ہے۔ اور قبل اس کے کہ حضور وہ سکیم پیش فرمائیں جس میں جماعت احمدیہ سے جانی اور مالی قربانیوں کے مطالبات ہوں۔ ہزاروں آدمی تاروں اور خطوط کے ذریعہ حضور کے ہر ایک حکم پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں۔ سو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی ہر ایک پیاری سے پیاری چیز قربان کرنے کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھنے والے مجاہدین کو مبارک ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ نومبر کے خطبہ جمعہ میں موعودہ سکیم پیش فرماتے ہوئے چند مطالبات جماعت احمدیہ کے سامنے رکھے ہیں۔ اور اس طرح مخلصین جماعت کو موقع عطا فرمایا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جانی و مالی قربانی پیش کر کے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

یہ مطالبات تفصیلی طور پر تو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں حضور ہی کے الفاظ میں شائع کئے جائیں گے۔ اس وقت احباب جماعت احمدیہ سے صرف یہ گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان پر صمیم قلب اور پورے جوش کے ساتھ لبیک کہیں اور ان پر بہتر سے بہتر رنگ میں عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ وہ مطالبات جہاں ہر اس احمدی کے لئے جو انہیں پورا کرے گا۔ خدمت دین کے بیش از بیش مواقع پیدا کرنے اور اس کی روحانیت کو غیر معمولی ترقی دینے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ وہاں اس کی مالی اور اقتصادی مشکلات کو دور کرنے میں بھی ممد و معاون بن سکتے ہیں۔ اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ وہ سکیم ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عطا کردہ خاص علم اور خاص فہم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی انسانی دماغ اسے مرتب کر سکے۔ اور اسے ایسے جامع اور مکمل رنگ میں پیش کر سکے جو اس کے باطنی اثرات تو الگ رہے۔ ظاہری خد و خال میں ہی نظر آ رہا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کو مبارک ہو۔ کہ خدا تعالیٰ نے نہ صرف اس کی مشکلات اور تکالیف کو دور کرنے کے لئے بلکہ اسے ترقی کے میدان میں غیر معمولی سرعت عطا کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامیابی و کامرانی کے خاص طریق بتائے ہیں۔ اور آپ کی وساطت سے جماعت احمدیہ کو دین و دنیا میں کامیاب ہونے کا خاص موقع بخشا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سامنے جو مطالبات رکھے ہیں۔ انہیں سوائے ایک آدھ کے اختیاری بتایا ہے۔ یعنے یہ قرار دیا ہے۔ کہ جو لوگ اپنی مرضی سے ان کو پورا کرنا چاہیں۔ وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ ہمارے نزدیک اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ حضور کو اپنی جماعت کے اخلاص اور ایثار کے متعلق جو اعتماد ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے حضور کو توقع ہے۔ کہ کوئی مخلص احمدی دین کی خدمت کے اس نہایت ہی نازک موقع پر اپنے آپ کو پیچھے رکھنا پسند نہ کرے گا۔ اور سوائے ان کے جن کے لئے ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے آگے آنا ناممکن ہو گا۔ اور جن کے دل اس محرومی کی وجہ سے سخت تکلیف اور صدمہ محسوس کر رہے ہوں گے۔ کوئی یہ گوارا نہ کرے گا۔ کہ مجاہدین کی صف میں شامل نہ ہو۔ اس لئے حضور نے اس تحریک میں داخل ہونا ہر ایک کی مرضی پر رکھا ہے۔ لیکن جب حضرت امیر المومنین کو اپنے مخلصین پر اس قدر اعتماد ہے۔ اور آپ نے ان کے اخلاص کو اتنی قدر و منزلت بخشی ہے۔ تو ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس اعتماد کو پورا کرے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ سوائے ان معذور اور مجبور اصحاب کے جو اس جہاد میں شریک ہونے کے لئے انتہائی شوق اور خواہش رکھنے کے باوجود شرکت اختیار نہ کر سکتے ہوں۔ کوئی احمدی شمولیت سے محروم نہ رہے۔

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ حضور نے اس جہاد میں اختیاری شمولیت قرار دے کر شامل ہونے والوں کو موقع عطا کیا ہے۔ کہ وہ بہت بڑے اجر اور ثواب کے مستحق بن سکیں۔ کیونکہ پابندی کی بجائے اپنی مرضی اور خواہش سے دین کی خدمت بجا لانا بہت بڑے انعام الٰہی کا موجب ہوتا ہے۔ اور انسان کو روحانیت کے نہایت اعلیٰ مقام پر ثابت کرتا ہے۔ پس ہر ایک احمدی کا یہ اولین فرض ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین نے جو مطالبات پیش فرمائے ہیں۔ ان کو پورا کرنا اپنے لئے انتہائی خوش قسمتی سمجھے۔ اور مجاہدین کی فہرست میں داخل ہونے کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی توقف نہ کرے۔

پھر حضرت امیر المومنین نے جہاں خدمت دین کے متعلق قربانی اور ایثار کے مطالبات کو پورا کرنا جماعت کے لئے اختیاری رکھا ہے وہاں اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے لئے انہیں لازمی قرار دیا ہے۔ گویا ہر ایک مطالبہ جو حضور نے جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اور جس کا پورا کرنا احباب جماعت کی مرضی اور منشار پر چھوڑا ہے۔ اس پر حضور بذات خود اور حضور کے اہل و عیال لازمی طور پر عمل پیرا ہونگے۔ ایسی صورت میں کیا کوئی مخلص احمدی گوارا کر سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین اور حضور کے اہل و عیال اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے خاص قربانی اور ایثار کرتے ہوئے اپنے آپ کو جن مجاہدات میں ڈالیں۔ ان میں وہ اپنے آپ کو شریک نہ کرے۔ ہرگز نہیں۔ حضرت امیر المومنین اور آپ کے خاندان کا ایک ایک لمحہ پہلے ہی دین کی خاطر قربانی اور ایثار کا بے مثال نمونہ پیش کر رہا ہے۔ اور خاص کر

حضرت امیر المومنین کی ذات والا صفات دن رات جن دینی مجاہدات میں مصروف رہتی ہے۔ ان کی کوفت اور ان کے بار کا اندازہ لگانا محال ہے۔ باوجود اس کے جب حضور اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے ضروری قرار دیں۔ کہ وہ مطالبات جو جماعت کے سامنے رکھے گئے ہیں۔ انہیں لازمی طور پر پورا کریں۔ تو کوئی مخلص احمدی کیونکر برداشت کر سکتا ہے۔ کہ بس لگتے ان مطالبات کو پورا کرنے سے دریغ کرے حضرت امیر المومنین کی علالت طبع، حضور کی گراں بار ذمہ واریوں حضور کی دن رات کی مصروفیتوں اور حضور کی غیر معمولی مشقتوں کے پیش نظر ہر مخلص احمدی کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ حضور اپنی ذات پر کوئی مزید بوجھ نہ ڈالیں۔ کوئی اور مشقت برداشت نہ کریں۔ بلکہ اپنے خدام کو جو اپنا سب کچھ آپ پر نثار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور آپ کی ہر آواز پر لبیک کہنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ ہر مجاہدہ میں صرف راہ نمائی فرمائیں۔ اور ان کو سرخرو ہونے کا موقع بخشیں۔ لیکن اگر یہ خواہش پوری نہ ہو سکے بلکہ حضور اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کو سب سے پہلے مجاہدات میں شریک فرمائیں۔ تو پھر کسی احمدی کو اس وقت تک کیونکر چین آ سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ خود معہ اپنے اہل وعیال کے حضور کے نقش قدم پر چلنے کا اپنے آپ کو پابند نہ بنا لے۔

پس حضرت امیر المومنین نے جو مطالبات جماعت کے سامنے رکھے ہیں۔ اور جن کی پابندی اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے ضروری قرار دی ہے۔ ان کے متعلق کسی احمدی کو اس لئے کوتاہی کا مرتکب نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی ادائگی لازمی قرار نہیں دی گئی۔ بلکہ ان پر لبیک کہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو صحابہ کرامؓ کی مثال سامنے رکھتے ہوئے اپنے عمل سے یہ بات ثابت کر دینی چاہیئے۔ کہ ہم امیر المومنین کے دائیں بھی جان ومال سے جہاد کریںگے۔ اور بائیں بھی۔ آگے بھی اور پیچھے بھی۔ ہر قسم کی قربانی خوشی سے کریں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک حضور کا ہر ایک مطالبہ پورا نہ کر لیں۔ پس احباب کو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر اس کا ثبوت پیش کرنے کے لئے بالکل تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور حضور کا خطبہ جمعہ پڑھتے ہی جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ ہر ایک مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے بے تابانہ آگے بڑھنا چاہیئے۔

دنیا میں اس قسم کے مواقع روز بروز نہیں میسر آیا کرتے۔ تیرہ سو سال گزرے جب خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے ایک ایسی جماعت پیدا کی تھی۔ جو باوجود ہر قسم کی بے سروسامانی کے خدا تعالیٰ کی راہ میں غیر معمولی قربانی اور ایثار کا ثبوت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر گئی۔ اس کے بعد موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

احمدیہ لٹریچر اور مخالفین

جماعت احمدیہ سے بے جا بغض وعداوت اور کینہ ودشمنی کی وجہ سے بعض لوگ جس طرح شرافت اور معقولیت سے عاری ہو کر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق بن رہے ہیں۔ اس کی تازہ مثال ان سطور سے مل سکتی ہے۔ جو اخبار "احسان" (۱۵ر نومبر) نے بعنوان "الفضل کی دھجیاں فضائے آسمانی میں" شائع کی ہیں اور جو یہ ہیں:-

"غلام محمد خاں بادوزئی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انجمن اتحاد المسلمین ملتان کی قائم کردہ مسلم لائبریری وریڈنگ روم میں قادیانی آرگن "الفضل" وغیرہ کے جو پرچے موجود تھے۔ انہیں پھاڑ کر ان کے پرزے فضائے آسمانی میں اڑا دیئے گئے ہیں۔ اور قادیانی لٹریچر کو بھی عنقریب نذر آتش کر دیا جائے گا"۔

لیکن اس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں سمجھدار اور سنجیدہ مزاج انسان ان لوگوں کی اس قسم کی حرکات پر نفرت وحقارت کا اظہار کریں۔ وہاں انہیں یہ بھی اعتراف کرنا پڑے۔ کہ اخبار "الفضل" اور احمدی لٹریچر اپنے اندر ایسے دلائل رکھتا ہے۔ کہ دشمنوں کو بھی خطرہ ہے۔ ان کے آگے وہ یا ان کے ساتھی سر تسلیم خم کرنے کے لئے مجبور نہ ہو جائیں۔ لیکن کیا کسی ایک آدھ لائبریری میں سے احمدی لٹریچر کو ضائع کر دینے پر دنیا سے احمدی لٹریچر نابود ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور بڑھتا جائے گا۔ اور آخر حق پسند اصحاب کو کھینچ کر ضرور صداقت کی طرف لے آئے گا۔

احمدیت کے مخالفین میں تو اتنی بھی تاب نہیں۔ کہ ہمارے لٹریچر اور ہمارے اخبارات کو اپنی لائبریریوں میں آنے دیں لیکن ہماری یہ حالت ہے۔ کہ ہم ہر سال بڑی کوشش اور سعی سے روپیہ خرچ کر کے، اور بار بار اعلان کر کے وہ لٹریچر اپنی مرکزی لائبریری کے لئے مہیا کرتے ہیں۔ جو مخالفین کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اسی ایک بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مخالفین جماعت احمدیہ کے خلاف ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا کر جو کچھ لکھتے اور شائع کرتے ہیں۔ اسے ہم کس نظر سے دیکھتے۔ اور وہ ہمارے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے لٹریچر سے مخالفین کس قدر مرعوب ہو رہے ہیں۔ اور اس کے اثرات سے کتنے خوف زدہ ہیں۔

"زمیندار" کے متعلق دوسرے اخبارات کے احتجاج کی حقیقت

اخبار "زمیندار" اس بات کا تو خود اعتراف کر چکا ہے۔ کہ لاہور کے کسی مسلمان اخبار نے ضمانت اور پریس کی ضبطی کے سلسلہ میں اسے ہمدردی کے قابل نہیں سمجھا۔ لیکن دوسرے اخبارات جنہوں نے اظہار ہمدردی کے لئے قلم اٹھایا ہے۔ ان میں سے بھی کئی ایک ایسے ہیں جنہیں اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ حکومت نے کن مضامین کی بناء پر "زمیندار" سے ضمانت طلب کی۔ اور اس کا پریس ضبط کیا۔ اور نہ انہیں اس بات کا علم ہے۔ کہ ان مضامین میں کیا لکھا تھا۔ بلکہ انہوں نے جو کچھ لکھا محض ہیر پھیر چال میں لکھا۔ مثلاً لاہور کے اخبار "پارس" نے اپنی واقفیت اور ہمہ دانی کا مظاہرہ بالفاظ ذیل کیا۔ کہ

"ایک مزاحیہ نظم بلول کا گدھا اور فکاہات کی اشاعت پر گزشتہ دنوں حکومت نے "زمیندار اور پریس سے چار ہزار کی ضمانت طلب کر لی تھی"۔

یہ اس اخبار کی واقفیت کا حال ہے۔ جو "زمیندار" کے پہلو میں بیٹھ کر مرتب کیا جاتا ہے۔ کہ وہ "بلول کا گدھا" ایک مزاحیہ نظم قرار دے رہا ہے۔ اور وہ فکاہات جو قابل ضمانت قرار پائے انہیں علیحدہ چیز بتا رہا ہے۔ حالانکہ نہ تو بلول کا گدھا مزاحیہ نظم تھی۔ اور نہ فکاہات الگ چیز تھے۔ بلکہ بلول کا گدھا نثر تھی۔ اور فکاہات کے کالم میں شائع کی گئی تھی۔

اسی طرح دہلی کے اخبار "دستور" نے لکھا ہے۔ "ضمانت کے حکم کے خلاف مولانا ظفر علی خاں نے "تعزیر جرم عشق" اور "قادیانیت" دو دل آزار نظمیں لکھی تھیں۔ جس پر حکومت پنجاب نے بگڑ کر پریس بھی ضبط کر لیا"۔ حالانکہ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ جو اخبارات "زمیندار" کے متعلق اتنی معمولی سی واقفیت بھی نہ رکھتے ہوں۔ اور اس کے قابل ضمانت مضامین کو انہوں نے دیکھا بھی نہ ہو۔ ان کی ہمدردی سوائے اس کے اور کیا حقیقت رکھتی ہے۔ کہ انہوں نے محض رسمی طور پر چند الٹی سیدھی سطریں لکھ دیں۔

بانی آریہ سماج ویدوں سے ناواقف تھے

حال میں شادی بیوگان کانفرنس کا ایک اجلاس زیر صدارت مشہور آریہ سماجی مہاتما ہنسراج صاحب ملتان میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ کہ (۱) "یہ کانفرنس ویدوں اور شاستروں کی سند سے اعلان کرتی ہے۔ کہ نوجوان بیوگان کی دوبارہ شادی کرنا ہندو مذہب کے خلاف نہیں"۔ (۲) "بیواؤں کی روز افزوں تعداد اور موجودہ حالات کے پیش نظر یہ کانفرنس ہندوؤں سے پر زور اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ بیوگان کی شادی کے کام کو مضبوط کریں۔ اور ترقی دیں"۔ اگر یہ درست ہے کہ ویدوں اور شاستروں کی سند سے بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنا ہندو مذہب کے خلاف نہیں۔ اور اسی لئے ہندوؤں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ بیوگان کی شادی کے کام کو ترقی دیں۔ تو سوال یہ ہے کہ بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی نے جو

مبلّغین جماعت احمدیہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نصائح

دارالاقامہ جامعہ احمدیہ کے افتتاح کے موقع پر تقریر

حسب ذیل تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ نومبر دارالاقامہ جامعہ احمدیہ کے افتتاح کے موقعہ پر جناب پرنسپل صاحب کے ایڈریس کے جواب میں فرمائی۔ ایڈریس دوسری جگہ درج ہے۔

مجھے اس وقت اس بات سے

نہایت خوشی

ہوئی ہے۔ کہ جامعہ احمدیہ کے دارالاقامہ کی تجویز آخرکار کامیاب ہوگئی۔ ہمارے پرنسپل صاحب جامعہ نے جہاں میری وہ توجہات بیان کی ہیں۔ جو شروع سے دینی تعلیم کی طرف رہی ہیں۔ وہاں ان میں سے یہ بات رہ گئی ہے۔ کہ دارالاقامہ بھی میرے دو سالہ انجمن اور نظارت میں ریمارکس کا ہی نتیجہ ہے۔ میرے نزدیک اصل چیز جامعہ کے کامیاب ہونے کے لئے دارالاقامہ ہے۔ کیونکہ یہی وقت

صحیح اخلاق

سیکھنے اور دینی خدمات کا جوش پیدا کرنے کا ہوتا ہے۔ اگر اس عمر میں باہر رہ کر لڑکوں میں ایسے اخلاق پیدا ہو جائیں۔ جن میں دین کے متعلق کمزوری پائی جائے۔ تو ہمارے نوجوان مناظر تو بن سکتے ہیں۔ لیکن مبلغ نہیں بن سکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں جامعہ بھی زیادہ دارالاقامہ ضروری ہے۔ ہر شخص جو اس بات کو سمجھ سکے گا۔ کہ

آدمی کا تیار کرنا

آسان نہیں۔ مگر ٹریکٹ یا کتاب لکھ لینا آسان ہے۔ وہ

دارالاقامہ کی اہمیت

کا قائل ہوگا۔ مبلغ فوراً نہیں پیدا کیا جا سکتا۔ اس کے لئے سال ہا سال تک کوشش کرنی پڑتی ہے۔ یہ وہ چیز ہے۔ جس نے ہمیشہ میرے دل پر اثر ڈالا۔ اور جس کا مجھے خیال رہا۔ کہ اور چیزیں قربان کر کے بھی اسے تیار کرنا چاہیئے۔ سب سے بڑی چیز جو میرے لئے اس بارے میں باعث راہنمائی ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ ضرورت کے وقت

میدان جنگ سے

پیچھے ہٹ آنا بھی جائز ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ متحرفاً لقتال مگر باوجود اس کے ہمارا خدا پسند نہیں کرتا۔ کہ پیچھے ہٹیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ مدرسہ ہائی کو جب عربی مدرسہ میں تبدیل کرنے کی تجویز ہوئی۔ تو میں ان لوگوں میں سے تھا۔ جو ہائی سکول کو قائم رکھنے کی تائید میں تھے۔ اور مدرسہ احمدیہ الگ بنانا چاہتے تھے۔ اس وقت صرف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور میں تائید میں تھے۔ اور خلاف ایسا جوش تھا کہ میں نے اپنے کانوں سنا کہ مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کا ایمان کمزور ہے۔ کیونکہ وہ ہائی سکول کی بجائے دینی مدرسہ قائم کرنے کے خلاف ہیں۔ حالانکہ آپ

دینی مدرسہ کے خلاف

نہ تھے۔ بلکہ یہ چاہتے تھے۔ کہ دینی مدرسہ بھی ہو۔ اور انگریزی بھی اصل بات یہ ہے۔ کہ جب انسان سوچ سمجھ کر کوئی کام شروع کرے۔ تو پھر اسے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ جب یہ معلوم ہو۔ کہ جو کام کر رہے ہیں۔ وہ

خدا تعالیٰ کی رضاء کے ماتحت

ہے۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی اس کی بجائے کسی اور طرف توجہ کرنے کی آواز آئے۔ گویا خدا ہی ہٹائے۔ تو ہٹنا چاہیئے ورنہ نہیں۔ اور یہ کوئی

اعلیٰ درجہ کے ایمان کی علامت

نہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی نے بھی جسے تھوڑی سی سمجھ آگئی تھی۔ کہا تھا۔ فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی۔ کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔ جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ تعالیٰ مجھے کوئی حکم نہ دے۔ پس اس کے لئے کسی بڑے ایمان کی ضرورت نہیں۔ معمولی ایمان کا بھی یہی تقاضا ہے یہ اصل جس کو میں نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے متعلق اختیار کیا۔ ایسا ہے۔ کہ اسے اس سے زیادہ زور کے ساتھ جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور جماعت کو یہ اصل قرار دینا چاہیئے۔ کہ جس کام کو اختیار کریں۔

مضبوطی اور استقلال

سے اختیار کریں۔ اور اس کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی کام

خدا تعالیٰ کی مشیت

کے خلاف ہو۔ اب چونکہ مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ اس لئے میں زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ صرف اتنی نصیحت ان طالب علموں کو کرنا چاہتا ہوں جن کے لئے جامعہ احمدیہ اور دارالاقامہ بنایا گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

دارالاقامہ کی اصل غرض

یہی ہے۔ کہ نوجوان یہاں رہ کر نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ترقی کریں۔ یہ بات ہر وقت اور ہر لمحہ ان کے مدنظر رہنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک ہمارے وہ نوجوان جو مبلغ بننے والے ہیں۔ ایمان میں اور یقین میں دوسروں سے بڑھ کر نہ ہوں۔ دین کے لئے قربانی اور ایثار کی روح دوسروں سے بڑھ کر نہ رکھتے ہوں۔ ان کی نمازیں اور دعائیں دوسروں کی نمازوں اور دعاؤں سے فرق نہ رکھتی ہوں۔ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ اور یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ کیا۔

یقینی طور پر

کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسے مبلغ بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے والے ہوں گے۔ میرا یہ تجربہ ہے۔ اور میں تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ کسی مذہبی جماعت کا انسان دشمن پر

علم کے ذریعہ

غالب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تقویٰ کے ذریعہ غلبہ حاصل کر سکتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو وہ اسے خود علم سکھاتا ہے۔ میں جب چھوٹا سا تھا۔ تو باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے تھا۔ اور خدا تعالیٰ اپنے لئے برگزیدہ بندوں کی اولاد کو خود علم سکھاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری سادگی

کو دیکھ کر خیال کرتا تھا۔ کہ اگر کوئی اعتراض کرے۔ تو آپ کیا جواب دیں گے۔ مگر جب کبھی کوئی اعتراض آپ کے سامنے پیش کیا جاتا آپ اس کا جواب دیتے۔ تو یوں معلوم ہوتا۔ کہ اس سے بہتر اب کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ بات یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے

ظاہری چالاکی

دور کر دی جاتی ہے۔ وہ سیدھے سادے نظر آتے ہیں۔ مگر جو ان کی صحبت میں رہتے ہیں۔ ان کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں ایسی فراست اور ایسا نور پایا جاتا ہے۔ جو کسی اور میں نہیں ہوتا۔ بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سادگی کو دیکھ کر

آپ کو پاگل کہتے۔ مگر آپ کی وہی مثال تھی۔ جو غالب کے اس شعر میں پائی جاتی ہے۔ کہ:۔

سادگی و پرکاری بیخودی و ہشیاری ٭ حسن کو تغافل میں جرأت آزما پایا

خدا تعالیٰ نے چونکہ ان سے کام لینا ہوتا ہے۔ اس لئے ایک طرف ان میں کمال سادگی پائی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف کمال ہوشیاری۔ پھر جب خدا تعالیٰ ان سے کام لیتا ہے تو ان کی ہوشیاری ظاہر ہوتی ہے۔

ہمارے مبلغوں کو

اسی پر زور دینا چاہیئے۔ بجائے ظاہری چالاکی پر زور دینے کے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ انہیں خود ایسے علوم سکھلائے۔ جن سے غلبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اپنی چالاکی اور ہوشیاری پر بھروسہ رکھتے ہیں خوب غور سے دیکھو تو ان کے جوابات مقررہ ہوتے ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ان کو وہ ہر وقت

نئے جواب

سکھاتا ہے۔ اور وہ کل یوم ھو فی شان کا نظارہ دیکھتے ہیں کوئی سوال کرو۔ اس کا جواب نئی شان کا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

وفات مسیح کا ذکر

اپنی تصانیف میں اس قدر کیا ہے۔ کہ تصنیف کی تاریخ میں کسی مسئلہ پر اتنا تکرار نہیں کیا گیا ہوگا۔ مگر جہاں سے بھی اس مسئلہ کو پڑھو۔ نیا رنگ نظر آئیگا۔ کہیں جذباتی رنگ میں۔ کہیں معقولی رنگ میں کہیں منقولی رنگ میں کہیں آیات قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے۔ کہیں احادیث سے ثابت کرتے ہوئے کہیں تاریخ کے حوالوں سے اس کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھک جاتا ہے۔ تو اسے

نئے دلائل

سوجھتے ہیں پس ہمارے مبلغوں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے کام کرنا چاہیئے۔ ہمیں ایسے مبلغین کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کتابیں رٹنے والے ہوں۔ بلکہ ان کی ضرورت ہے۔ جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنے علوم پھیلائے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ

ہمارے مبلغین

میں اس قسم کی قرآن کریم کے متعلق تحقیق رکھنے والے کم ہیں ان کا زیادہ سے زیادہ علم یہ ہے۔ کہ فلاں امام نے یہ لکھا ہے اور فلاں نے وہ لکھا۔ گویا درسی تعلیم پر ان کا سارا زور ہے۔ حالانکہ اصل چیز وہ ہے۔ جو باطنی علوم حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہمارے مبلغ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ اس کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کی رضاء حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تو باطنی علوم کے ذریعہ ان پر یقیناً غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو صرف ظاہری علوم رکھتے ہیں میں نے اس وقت مختصر الفاظ میں جامعہ احمدیہ کے دارالاقامہ کی غرض بیان کر دی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ

مبلغ بننے والے نوجوان

باطن کی صفائی کی طرف خاص توجہ دینگے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جو نئے مبلغ نکل رہے ہیں۔ ان کا زیادہ سے زیادہ زور ڈاڑھی کو چھوٹا کرنے پر ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔

ڈاڑھی کی لمبائی

پر زور دینا بھی کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ مگر یہ بھی پسندیدہ بات نہیں۔ کہ چھوٹائی پر زور دیا جائے۔ وہ لوگ جو مبلغین کی ڈاڑھی پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو تو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ظاہری باتوں کی طرف اتنا نہ جاؤ۔ مگر مبلغین سے بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی ڈاڑھی چھوٹی کرنے پر اتنا زور نہ دیں۔ ان کے بزرگ اپنی بیبیوں کے کم محبوب نہ تھے اپنی

لمبی ڈاڑھیوں کی وجہ

سے۔ جتنے وہ سمجھتے ہیں کہ چھوٹی ڈاڑھی سے ہو جائینگے۔ انہیں پہلے اخلاق اعلیٰ بنانے چاہئیں۔ ایک دوست نے شکایت کی کہ ان کے ہاں ایک افسر آئے۔ اور انہوں نے ایک مبلغ سے جو وہاں موجود تھا۔ ایک سوال پوچھا۔ تو مبلغ نے کہا۔ ایسا سوال تمہارے جیسا کوئی احمق ہی کر سکتا ہے۔ مگر یہ

اخلاق سے بالکل گری ہوئی بات

ہے۔ اس رنگ میں جواب دینا کسی عام آدمی کے لئے بھی مناسب نہیں۔ کجا یہ کہ مبلغ ایسا کہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو گالیاں سن کر دعائیں دیں۔ کیا مبلغ اخلاق سے بھی کام نہیں لے سکتے۔

مبلغ میں تواضع اور انکسار

ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ ہونا چاہیئے۔ یہ بات رسم سی بنتی جا رہی ہے۔ کہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں میرے لئے دعا کرنا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ دعا کرنا تو اپنے اوپر

موت وارد کرنا

ہے۔ کہتے ہیں جو منگے سو مر رہے۔ اور جو مرگیا۔ اس میں جوش کہاں اور خود نمائی اور خود ستائی کہاں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔

ایک مبلغ کا مضمون

میں نے "فضل" میں پڑھا۔ جب میں اسے پڑھ رہا تھا۔ تو میرا خیال تھا۔ کہ کس قسم کا لکھتا ہوں۔ یہ اس کا مضمون نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے متعلق کسی اور نے لکھا ہوگا۔ لیکن جب میں آخر میں پہنچا۔ تو اسی کا اپنا نام لکھا ہوا تھا۔ گویا وہ خود ہی مباحثہ کرنے والا تھا اور آپ ہی

اپنی کامیابی کا اعلان

کر رہا۔ اور کہہ رہا تھا کہ

عیسائیت کا قلعہ

پاش پاش کر دیا گیا۔ اس پر کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے اخلاق اتنے گر گئے ہیں۔ کہ وہ ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ اپنی تعریف آپ کرتے ہیں۔ عیسائیت کا قلعہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پاش پاش ہونا ہے۔ مگر وہ ابھی تک عام لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ وہ تو عام لوگوں کو اس وقت نظر آئیگا جب آخری جنگ ہوگی۔ ہم تو اس جنگ کی کڑیاں ہیں۔ نہ مجھ سے آخری جنگ ہوئی۔ اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے کی۔ اور نہ معلوم اور کتنے ہونے والے ہیں۔ جو اس جنگ میں اپنا اپنا حصہ ادا کرینگے۔ ان سب کی مجموعی کوشش آخری جنگ ہوگی۔ نہ کہ کوئی ایک مباحثہ

آخری جنگ

کہلا سکتا ہے۔ یہ دراصل انتہا درجہ کی خود پسندی۔ کبر اور غرور ہے ہر مبلغ کو اس سے بچنا چاہیئے۔ اور اپنے دل کے کسی کونہ میں ایسے داخل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے برکت اٹھ جاتی ہے اور انسان

دین کی خدمت

نہیں کر سکتا۔ مبلغ اگر محض لسان ہی ہوتا ہے۔ تو پھر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری بھی مبلغ ہونگے۔ اور جس طرح وہ محض باتیں بنانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ایسا مبلغ بھی کچھ نہ کر سکیگا۔ پس میں اسی صورت میں خوش ہو سکتا ہوں۔ کہ دارالاقامہ میں رہنے سے عجز اور انکسار پیدا ہو۔ اس طرح کوئی شخص کمزور نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اس کی خود مدد کریگا۔ اور اگر کسی موقع پر

ظاہری شکست

بھی ہو۔ تو اس میں بھی حقیقی کامیابی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دہلی میں مباحثہ کیا۔ تو عوام سمجھتے تھے۔ کہ آپ کو شکست ہوئی۔ کیونکہ آپ کا مدمقابل جب بولتا۔ تو خوب گالیاں دیتا۔ اور آپ نرمی سے جواب دیتے۔ مگر وہ لوگ جن کے دلوں میں

ہدایت پانے کی تڑپ

تھی۔ ان کے نزدیک اصل میں وہی کامیاب ہوا۔ جو کمزور نظر آتا تھا پس ہمارا سارا زور انابت الی اللہ پر ہونا چاہیئے۔ اور میں یہی نصیحت اس وقت مبلغ بننے والے طلباء کو کرتا ہوں۔ کئی آدمیوں کے ذریعہ چالیس چالیس اور پچاس پچاس اصحاب احمدیت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر

کئی مبلغ

ایسے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ کوئی بھی داخل نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ اندرونی صفائی کی کمی ہے۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایت یاد ہے۔ کوئی شخص قرآن پڑھ رہا تھا۔ اسے کسی نے کہا

"زبان کی صفائی کی بجائے دل کی صفائی پر زور دو۔ تو زبان کی صفائی پر ہی نہیں۔ بلکہ دل کی صفائی پر زور دینا چاہیئے۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ظاہری باتوں کو بالکل چھوڑ دو۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ جو حقیقی طور پر باطنی باتوں پر زور دیتا ہے۔ وہ ظاہری پر بھی دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کا ایڈریس

شکریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے رسولوں پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے بعد میں حضور کی خدمت بابرکت میں بڑے ادب سے اپنی اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کی طرف سے شکریہ پیش کرتا ہوں۔ کہ حضور نے جامعہ احمدیہ کے دارالاقامہ کے افتتاح کے لئے تشریف لا کر ہم سب کو معزز و مکرم فرمایا ہے اور ہم سب حضور کی اس توجہ کے بے حد ممنون ہیں۔

توجہات کریمانہ کا ذکر

اس کے بعد قبل اس کے کہ میں حضور کی خدمت میں عرض کروں۔ کہ حضور اپنے دست مبارک سے دارالاقامہ کا افتتاح فرمائیں۔ میرے لئے ضروری ہے۔ کہ میں اختصار کے طور پر اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضور کی ان توجہات کریمانہ کو بیان کروں۔ جن کا تعلق اس جامعہ احمدیہ کی درسگاہ سے ہے۔ حضور کو بخوبی علم ہے۔ اور اکثر احباب جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی عمر کے آخری سالوں میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہما کی وفات پر یہ محسوس کر کے کہ ہماری جماعت میں عربی کے تحصیل یافتہ علماء کی کمی ہو رہی ہے۔ نہایت اندیشہ ناک توجہ اور تمام جماعت سے مشورہ کے بعد عربی کے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی تھی جو حضور علیہ السلام کی زندگی میں نہایت ابتدائی حالت میں رہا۔ اس کے تین سال بعد حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ اور حضور اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کی باگ ڈور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد ہوئی۔ لیکن باوجود اس کے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنی بیعت سے قبل یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ عربی مدرسہ کا ہم کو خصوصیت سے انتظام کرنا ہو گا۔ اس مدرسہ کی حالت میں کوئی معتدبہ ترقی نہ ہوئی۔ کیونکہ سلسلہ کے انتظامی کام جن لوگوں کے ہاتھوں میں تھے۔ وہ دلی شغف سے اس مدرسہ کے حامی نہ تھے۔

اس لئے خلافت اولیٰ کے پہلے سال ہی ان کی طرف سے یہ معاملہ معرض بحث میں لایا گیا۔ کہ چونکہ قومی فنڈز اس مدرسہ کے اخراجات کے متحمل نہیں۔ اس لئے اسے بند کر دیا جائے۔

حضور عالی!

اس بحث میں صدر انجمن کے قریباً سب ممبر اور حاضرین میں سے اکثر اسی طرف مائل تھے۔ کہ یہ مدرسہ بند کر دیا جائے۔ لیکن اسی وقت خدا تعالیٰ کی قدرت خاص نے اپنا جلوہ دکھایا۔ اور حضور باوجود نوعمری اور تقریر کی عادت کے نہ ہونے کے اور باوجود اس کے کہ مقابل میں بڑے بڑے لسان اور ظاہری علوم کے ڈگری یافتہ تھے۔ اس سپاہی کی طرح اس مدرسہ کے زندہ رکھنے کے لئے جنگ آزما ہوئے جو یہ دیکھتا ہوا کہ میدان جنگ میں میرا کوئی ساتھی نہیں۔ اپنے تمام تیر ایک ایک کر کے دشمن پر حملہ کرنے میں خرچ کر دیتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ اس نہتہ کو اس کے دشمنوں پر غالب کر دیتا ہے۔ یہی نقشہ حضور کے ساتھ اس بحث میں ہوا۔ اور حضور نے اپنی پوری قوت اور خدا تعالیٰ کی نصرت و مدد سے اس مدرسہ کو بند ہونے سے بچا لیا۔ اور اس طرح وہ درسگاہ جو حضور کے بزرگ باپ اور مقدس پیشوا کی آخری خواہش تھی۔ دنیا میں قائم رہ گئی۔ اس کے بعد خدا کے فضل وکرم سے اس مدرسہ کا انتظام حضور کے سپرد کیا گیا۔ اور حضور نے صدر انجمن احمدیہ میں پورے زور سے ایک جنگ جاری رکھی۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ انجمن اپنی توجہ اس مدرسہ کی طرف اسی طرح منعطف رکھے۔ جس طرح وہ انگریزی مدرسہ کی طرف رکھتی ہے۔ حضور نے اپنے زمانہ افسری میں ہندوستان کی تمام مشہور عربی درسگاہوں کا اس مدرسہ کے اساتذہ کو لے کر اسی لئے دورہ کیا۔ کہ تمام مدارس میں علوم عربیہ کی ترقی کے لئے جو بھی مفید باتیں نظر آئیں۔ وہ اس مدرسہ میں جاری کی جائیں۔ اس کے علاوہ حضور نے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو اسی مدرسہ کی بہتری اور ترقی کے لئے بلاد عربیہ میں علوم عربیہ کی تکمیل کے لئے بھجوایا۔ اور افسری کے فرائض انجام دینے کے علاوہ حضور خود اپنے ذاتی شوق سے مختلف جماعتوں میں مختلف کتابیں پڑھاتے رہے ہیں۔ اور ہفتہ واری تقریروں کے جلسوں میں خود شریک ہو کر طلباء کو تقریر کرنے کی مشق کراتے رہے ہیں۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا سانحہ ہوا۔ اور حضور کو خدا تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن فرمایا۔ اور اس درسگاہ کے براہ راست انتظام سے حضور سبکدوش ہو گئے۔ تو اپنی توجہ کریمانہ سے ہمیشہ اس مدرسہ کی خیر خواہی اور بہبودی حضور کو مدنظر رہی۔ چنانچہ حضور ہی کی خلافت میں صدر انجمن احمدیہ نے اس مدرسہ کے اساتذہ کے گریڈوں کی طرف اس نقطہ نگاہ سے توجہ فرمائی۔ کہ عربی کے تحصیل یافتہ اپنی معاش میں کم سے کم اتنے فارغ البال ضرور ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض کو بغیر تشویش کے بجا لاسکیں۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء کے بجٹ ہی سے اس امر کی طرف خاص توجہ کی گئی۔ اس کے علاوہ یہ حضور ہی کی تجویز اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ سے کالج اور مبلغین کی جماعتوں کو ایک الگ انتظام کے ماتحت کیا گیا ہے۔ اور حضور نے انجمن کو اس تغیر کے لئے اس نقطہ نظر سے احکام صادر فرمائے کہ جب تک کالج کے طلباء چھوٹے بچوں میں ملے رہیں گے۔ اور اپنے آپ کو ان سے الگ اور ذمہ وار خیال نہ کریں گے۔ اس وقت تک ان کے دماغ پختہ نہ ہوں گے۔ اور ذمہ داری کا احساس جیسا کہ کالج کے طلباء میں ہونا چاہیئے۔ وہ پیدا نہ ہو گا۔ اور حضور ہی کی اس توجہ کا نتیجہ ہے کہ اس درسگاہ کے طلباء فارغ التحصیل ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم سے اہم کام میں لگائے جانے پر خدا کے فضل سے اس کے اہل ثابت ہوئے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے دارالاقامہ کا افتتاح

حضور عالی!

گو جامعہ احمدیہ کے طلباء کی تعلیم کا انتظام چھوٹی جماعتوں سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ مگر رہائش کے لئے کوئی علیحدہ انتظام نہ ہو سکا تھا۔ اور طلباء کو اس سے تکلیف کا سامنا تھا۔ نیز کما حقہ انکی نگرانی نہ ہو سکتی تھی۔ لیکن خدا کے فضل سے آج ہم اس مشکل سے نکل رہے ہیں۔ اور اسی تقریب کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں۔ کہ جامعہ احمدیہ کے دارالاقامہ کے افتتاح کے موقعہ پر حضور کے ساتھ دعا کے ساتھ شامل ہوں۔ پس یہ ہیں مختصر سے حالات حضور کی ان توجہات کے جو اس درسگاہ کی طرف حضور نے وقتاً فوقتاً مبذول فرمائی ہیں۔ ان کے پیش کرنے کے بعد ہماری حضور سے یہ درخواست ہے۔ کہ حضور آئندہ بھی اپنی عنایات کریمانہ سے ہمیں سرفراز فرماتے رہیں۔

ناظر صاحب تعلیم وتربیت کا شکریہ

حضور عالی!

اسی ضمن میں یہ بیان کرنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ حضور کی توجہات کریمانہ کے علاوہ ہم ناظر صاحب تعلیم وتربیت کے بے حد ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے حضور کی تجاویز اور ارشادات کو عملی جامہ پہنانے میں ہمیشہ نہایت ہمدردی اور مہربانی سے کام لیا۔ اور خصوصیت سے اس درسگاہ کی ترقی کی طرف ان کی توجہ منعطف رہی۔

سپرنٹنڈنٹ دارالاقامہ

اس کے بعد یہ اظہار کر کے کہ اس دارالاقامہ کے سپرنٹنڈنٹ سراج الحق صاحب [illegible] صاحب تجویز کئے گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہی تگ ودو کر کے اسے افتتاح کے قابل بنایا ہے۔ حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ حضور ہمیں اپنے نصائح اور ہدایات سے مستفید فرما کر اور اس کے بابرکت ہونے اور ترقی کرنے کی دعا فرما کر اس کا افتتاح فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاکسار محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ

نظارتوں کے اعلانات

اخبار "الفضل" اور جماعت احمدیہ

انبیاء اور ان کے بعد ان کے خلفاء کی بیعت کی سب سے بڑی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ بیعت کنندہ ایک نیک اور مقدس ہستی کے ہاتھ پر تائب ہو کر آئیندہ کی اصلاح کا اقرار کرتا ہے۔ اور اپنی آئیندہ زندگی وہ اس بزرگ کے نقش قدم پر چلکر گذارتا ہے۔ اور وہ بزرگ خواہ نبی ہو۔ یا اس کا خلیفہ ہو۔ اپنے مبایعین کے لئے علاوہ دعا اور توجہ کرنے کے ان کی تربیت فرماتا ہے۔ لیکن یہ امر بالبداہت ظاہر ہے۔ کہ نبی یا اس کے خلفاء نہ ہر شخص کے پاس خود پہنچ سکتے ہیں۔ اور نہ تمام لوگ ہر وقت ان کے پاس رہ سکتے ہیں۔ اس لئے قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ انبیاء اور ان کے خلفاء اپنی مجالس میں حاضرین مجلس کو مختلف قسم کی نصیحتوں سے مشرف فرماتے ہیں۔ اور اہل مجلس وہ باتیں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ باتیں دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ احادیث جو مدینہ کی ایک مسجد میں معدودے چند اصحاب کے سامنے کہی گئی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد چین سے مراکش تک پہنچ گئیں۔ اور وہی فرمان جو حضور علیہ السلام نے کسی وقت حضرت ابوہریرہؓ کے سامنے فرمایا تھا۔ آج اقصاء مغرب سے اقصاء مشرق تک ہر قریہ۔ بلکہ قریباً ہر مسجد میں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ گونج رہا ہے۔ پس آدم سے تا ایندم سلف کے اقوال خلف تک اسی طرح پہنچتے رہے ہیں۔ بلکہ مطبع کی ایجاد اور ریل و تار کی آسانیوں اور کاغذوں کی کثرت نے اس زمانہ میں مخلوقِ خدا کے استفادہ کو انتہائی حد تک پہنچا دیا ہے مثلاً آج جو بات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ قادیان کے ممبر پر فرمائیں۔ وہ تین دن میں ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک اخبارات کے ذریعہ پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے احمدی احباب کو خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ آسانیوں اور سہولتوں کی خاص قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور چونکہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات ڈائریاں اور مختلف قسم کے ارشادات اخبار الفضل کے ذریعہ لوگوں تک پہنچتے ہیں۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب تک یہ بات پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اخبار الفضل ہر جماعت میں پہنچنا چاہیئے اور کوئی جماعت ایسی نہ ہو۔ جہاں الفضل نہ پہنچتا ہو۔ تاکہ حاضر الوقت مسائل اور حضرت امیر المومنین کے ارشادات سے کوئی جماعت محروم نہ رہے۔ اور میری مراد جماعت سے ہر وہ مقام ہے۔ جہاں ایک بھی احمدی رہتا ہے۔ اور خواہ وہ ناخواندہ ہی کیوں نہ ہو اس کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اخبار منگوائے اور کسی خواندہ سے پڑھوا کر سنے اور دوسروں کو سنائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرے اس اعلان پر تمام احباب پوری توجہ فرمائیں گے۔ اور آئیندہ یقینی طور پر پوری طرح اطمینان ہو جائے گا۔ کہ واقعہ میں اخبار الفضل ہر مقام پر جہاں ایک بھی احمدی ہے۔ پہنچتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین کے ارشادات ہر احمدی کے کانوں تک پہنچتے ہیں ؛ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اور اس کی مستقل ضروریات

امسال جلسہ سالانہ کی تحریک بصورت ٹریکٹ شائع کرتے ہوئے جو ۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو جماعتوں میں بھجوائی جا چکی ہے۔ جلسہ سالانہ کی مستقل ضروریات کے لئے بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً دیگوں اور شتیریوں وغیرہ وغیرہ کے لئے۔ ہر سال جلسہ کے لئے یہ چیزیں سینکڑوں روپیہ کرایہ دیکر چند دنوں کے لئے مہیا کرنی پڑتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں مستقل طور پر اپنی خرید لی جائیں۔ تو سینکڑوں کی بچت ہر سال انجمن کو ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے احباب اور جماعتوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ دیگیں وغیرہ ذی ثروت احباب اور جماعتیں اپنے اپنے ذمہ سے کر مہیا کریں۔ اور ان پر ان جماعتوں اور احباب کے نام کندہ کرا دیئے جائیں گے۔ جن کی طرف سے یہ چیزیں مہیا کی جائیں گی۔ اور احباب اور جماعتوں کی اس پیشکش کا جب تک وہ چیزیں استعمال ہوتی رہیں گی۔ ان کا ثواب بطور صدقہ جاریہ ان جماعتوں اور احباب کو حاصل ہوتا رہے گا۔ بشرطیکہ ان مستقل ضروریات کی فراہمی و انتظام کی بناء پر دیگر مرکزی چندوں۔ اور جلسہ سالانہ کے عام چندہ پر اثر نہ پڑے ؛

یہ ایک نہایت اچھا نیکی کا موقعہ ہے۔ ذی ثروت احباب اپنے زندہ و مرحوم عزیز رشتہ داروں کو صدقہ جاریہ کا ثواب پہنچانے کے لئے ان کی طرف سے یا متفقہ طور پر جماعتوں کی طرف سے دیگیں وغیرہ حسب توفیق مہیا کر دیں۔ تو بہت ہی ثواب کا موجب ہو گا ؛

اس وقت تک صدر انجمن کو جو مختلف اوقات میں انجمن کی ضروریات کے لئے دیگیں ملی ہیں۔ ان کی تعداد ۲۰ ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ پر کم از کم ۷۰ دیگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے پچاس دیگیں اور مہیا ہو جائیں۔ تو دیگوں کے کرایہ کے کثیر بار سے مخلصی ہو سکتی ہے۔ آج کل فی دیگ مبلغ ۴۲ روپیہ میں ملتی ہے۔ اگر بڑی بڑی شہری جماعتیں یا زمیندار بھی یا بعض ذی ثروت احباب ہمت کریں۔ تو اسقدر دیگوں کا مہیا ہو جانا اس جماعت کے لئے جو نیکی کے کام میں پیشقدمی کے لئے پہلے ہی سے آمادہ رہتی ہے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ عہدہ داران جماعت اس ضرورت کو جماعت اور احباب کے سامنے اچھی طرح واضح کر دیں۔ احباب سے توقع ہے۔ اس طرف جلد توجہ فرمائیں ؛ ناظر بیت المال

تفصیل طلب رقوم

مندرجہ ذیل احباب نے بغرض ادخال بیت المال رقوم بھیجی ہیں۔ لیکن ان کی تفصیل ہمراہ نہ آنے کی وجہ سے وہ رقوم امانت میں پڑی ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے اپنے نام کے سامنے کی رقوم کی جلد تفصیل بھجوا دیں۔ تا ان مدات میں داخل کرا دی جائیں۔ جن میں داخل کرنے کے لئے بھیجی گئی ہیں اگر اس اعلان کے بعد بھی تفصیل نہ آئی۔ تو مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق ان رقوم کو چندہ عام میں داخل کرا دیا جائے گا اس صورت میں حسابات کی خرابی کی ذمہ واری صیغہ ہذا پر نہ ہوگی

نام فرستندہ رقم	تاریخ موصولہ	رقم
چودہری غلام حسین صاحب چک ۹۰	۲۸ ۵/۳۴	عسہ
مولوی عبداللہ صاحب امام مسجد چوانوالہ	۳۰ ۷/۳۴	[illegible]
چودہری سردار خان صاحب چک ۸۶	"	[illegible]
محمد عثمان صاحب کوٹلی مغلاں	۲ ۸/۳۴	ے
محمد جمیل صاحب موگا	۲۳ ۸/۳۴	[illegible]
خدابخش صاحب پورٹ بلیر	۲۵ ۸/۳۴	[illegible]
محمد شفیع صاحب متھرا چھاؤنی	۱۷ ۹/۳۴	[illegible]
غلام ذبیح صاحب اوورسیر نہر مقام نورپور	۲۹ ۹/۳۴	عہ
حبیب اللہ صاحب محرہ	۱ ۱۰/۳۴	[illegible]
محمد حسین خان صاحب چک ۱۰۰/۶	۲ ۱۰/۳۴	[illegible]
گل محمد خان صاحب لنڈ شاون	۴ ۱۰/۳۴	[illegible]
چودہری برکت علی صاحب دہرک ۱۰۲ رکھ	۱۵ ۱۰/۳۴	[illegible]

ناظر بیت المال قادیان

مطبوعات جدیدہ

قرآن مجید مترجم بطرز آسان

یہ قرآن مجید حال ہی میں منشی فخرالدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان نے شائع کیا ہے۔ پہلے بھی قرآن مجید بصورت حمائل خورد و کلاں اور بڑی تقطیع پر کئی ایک شائع ہو چکے ہیں۔ مگر یہ قرآن مجید عمدہ چھپائی۔ لکھائی اور صحیح ہونے کے لحاظ سے خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ اس کی طرز کتابت میں ایک خاص جدت یہ پیدا کی گئی ہے۔ کہ ملا کر پڑھے جانے والے الفاظ میں ایک خاص امتیاز رکھا گیا ہے جو مبتدیوں کے لئے مفید اور آسانی پیدا کرنے والا ہے۔ ترجمہ پہلے سے زیادہ صاف اور آسان تر اور یہ کہ ہر لفظ کا ترجمہ حتی الامکان ہر لفظ کے نیچے لکھا گیا ہے مگر باوجود اس پابندی کے ترجمہ بامحاورہ ہے ایک اردو خواں مبتدی کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے کے لئے اس قرآن مجید پر بہت سہولت حاصل ہو سکتی ہے اب کی مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحت کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ بعض جگہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی غلطی پریس یا مشین سے رہ گئی ہے۔ تو اس کو دستی طور پر بنا دیا گیا ہے اور حتی الامکان صحیح قرآن مترجم پیش کیا گیا ہے۔ اس سعی کے لئے منشی فخرالدین صاحب ملتانی مبارکباد کے مستحق ہیں اس قرآن مجید کی خوبیوں کو مد نظر رکھ کر ناظرین کو پُرزور تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے کے لئے اس سے مستفیض ہوں۔ قیمت عام مجلد کپڑا چار روپیہ اور تین عدد کی قیمت رعایتی دس روپیہ ہے۔ مجلد مراکو پانچ روپیہ اور مجلد چمڑا سنہری ۶ ملنے کا پتہ:۔ کتاب گھر قادیان

رسالہ درود شریف

خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل کو جنہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے رسالہ درود شریف دوبارہ مرتب کر کے شائع کیا ہے اس رسالہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جملہ تحریرات دربارہ فضائل و برکات درود شریف۔ اس کے پڑھنے کے متعلق تاکید اور اس کے طریق اور فوائد کے علاوہ تمام نعتیہ نثر و نظم کو یکجا کر کے شائع کر دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف و رؤیاء اور آپ پر نازل شدہ وحی دربارہ درود شریف بھی درج کی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم اور احادیث نبوی سے درود شریف کی اہمیت اور اس کے فضائل کو بھی واضح کیا ہے۔ آج کل بعض مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام نہایت شد و مد سے لگا رہے ہیں۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ اپنا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی بڑھا دیا ہے۔ اور کہ جماعت احمدیہ بانی سلسلہ احمدیہ کا مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی بلند سمجھتی ہے۔ یہ رسالہ اس الزام کا ناقابل تردید جواب ہے اور اس قابل ہے کہ ہماری جماعت کے دوست ان لوگوں میں جو اس خیال باطل میں مبتلا ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کر کے ان کے لئے حصول ہدایت میں سہولت پیدا کریں۔ اور اس لحاظ سے یہ رسالہ جہاں احباب جماعت کی روحانی اور ایمانی ترقی کا نہایت ہی مؤثر اور کامیاب ذریعہ ہے۔ وہاں تبلیغ احمدیت کے لئے بھی ایک کارگر حربہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے تمام وہ بدظنیاں رفع ہو جاتی ہیں۔ جو قبول احمدیت میں بعض غلطی خوردہ غیر احمدیوں کے دلوں میں پیدا کر دی گئی ہیں۔

کتابت۔ طباعت بہت اچھی ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ درجہ کا لگایا گیا ہے۔ اور چونکہ اس کا مقصد محض تبلیغ اور احباب کی ایمانی و روحانی ترقی ہے۔ اس لئے قیمت بھی نہایت کم رکھی ہے۔ یعنی حجم ۲۲۴ صفحات ہونے کے باوجود صرف آٹھ آنہ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر خود بھی پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں رسالہ ہذا قادیان کے تمام کتب فروشوں سے مل سکتا ہے۔

مناظر قادیان کے فوٹو

ایک دوست نے بڑی محنت اور کوشش سے قادیان دارالامان کے بعض مقامات کے نہایت دلکش و خوبصورت نظارے ایک خوشگوار موسم میں اتروا کر بصرف زر کثیر ولایت سے فی الحال محدود تعداد میں چھپوائے ہیں۔ ہر احمدیہ لائبریری انجمن احمدیہ بلکہ ہر احمدی گھر میں ان بابرکت نظاروں کی موجودگی باعث فرحت ہو سکتی ہے۔

فی الحال حسب ذیل مقامات کے فوٹو تیار ہوئے ہیں

(۱) ریلوے سٹیشن سے آتے ہوئے قادیان کی شہری آبادی کا دلچسپ نظارہ۔ جس میں نیا ڈاکخانہ۔ نیا احمدیہ بازار وغیرہ دکھائی دیتے ہیں۔

(۲) قادیان کی سب سے بڑی اور عظیم الشان عمارت تعلیم الاسلام ہائی سکول کا منظر

(۳) بہشتی مقبرہ کا عام نظارہ۔ باغ اور قبروں کا منظر

(۴) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مقدس مزار کا اندرونی منظر

(۵) بہشتی مقبرہ کی طرف سے شہر کے جنوبی طرف کا منظر جس میں منارۃ المسیح۔ مہمان خانہ مدرسہ احمدیہ وغیرہ نظر آ رہے ہیں۔

(۶) بہشتی مقبرہ کے پل پر سے منارۃ المسیح اور مہمانخانہ وغیرہ کا بیرونی منظر۔

یہ سب تصاویر حسن نظارہ کے لحاظ سے قابل تعریف ہیں قیمت ہر چھ تصاویر کے پورے سٹ کے لئے صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) مع محصول ڈاک ہے۔ جو بذریعہ منی آرڈر وغیرہ نقد وصول ہونے پر حسب ذیل پتہ سے مل سکتی ہیں۔ ہارون الرشید ارشد دار الرحمت قادیان

چندہ کشمیر اور احمدی مستورات دہلی

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ احمدی مستورات نے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کی طرف باقاعدہ توجہ فرمائی ہے چنانچہ دہلی سے والدہ برکات احمد صاحب نے احمدی بہنوں سے چندہ کشمیر وصول کرنے کا انتظام کر رکھا ہے۔ انہوں نے مارچ ۳۴ء سے اگست ۳۴ء تک چھ ماہ کا چندہ وصول کر کے ارسال فرمایا ہے کچھ بہنوں کی طرف بقایا بھی ہے جس کے بھیجنے کا وعدہ ہے۔ چندہ ادا کرنے والی بہنوں کے نام شائع کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

(۱) والدہ مبارکہ بیگم صاحبہ (۲) اہلیہ صاحبہ بابو محمد اعجاز حسین صاحب (۳) اہلیہ صاحبہ بابو محمد یونس صاحب (۴) اہلیہ صاحبہ بابو نذیر احمد صاحب (۵) اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسن صاحب (۶) اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحمید صاحب (۷) اہلیہ صاحبہ بابو عبد المجید صاحب (۸) والدہ صاحبہ برکات احمد صاحب (۹) اہلیہ صاحبہ نصیر الحق صاحب (۱۰) اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب (۱۱) اہلیہ صاحبہ میر مہدی حسین صاحب (۱۲) اہلیہ صاحبہ بابو محمد عمر صاحب۔

ساتھ ہی یہ بھی التماس کی جاتی ہے۔ کہ احمدی مستورات کی دوسری لجنہ اماء اللہ بھی چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان

رحمتِ خداوندی کے پھول

عجائباتِ قدرت کی ایک مثال

رویاء میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی ایک طبی کتاب پر تنقید

خاکسار ایک مریض دق کے علاج کے لئے شاہدرہ میں بلایا گیا۔ جماعت احمدیہ شاہدرہ کے امیر حکیم مولوی احمد الدین صاحب المخاطب بہ استاد الاطبا نے مجھے اپنی ایک تصنیف بنام "تبصرۃ الحکماء" الملقب بہ کلیات طب جدید ریویو کے لئے عنایت کی ہیں نے لالہ موسیٰ میں آکر وہ کتاب پڑھی۔ استاد الاطبا صاحب نے اس کتاب میں دنیا کی تمام طبوں (آیورویدک طب یونانی۔ ایلوپیتھک۔ ہومیوپیتھک۔ علاج بالشمس۔ علاج بالماء۔ علاج بالتوجہ۔ علاج بالبرق وغیرہ) پر ایک طویل تنقید کی ہے۔ اور تمام طبوں میں سچائیاں بھی ثابت کی ہیں اور ہر ایک میں چند ایک نقائص بھی بتلائے ہیں۔ اور آخر میں آپ نے ان تمام طبوں کی مختلف صداقتوں کو جمع کر کے اور ان کو باہم تطبیق اور ترتیب دیکر ایک نئی اور جدید طب قائم کی ہے۔

چونکہ میں نے اس کتاب پر ریویو لکھنا تھا۔ اس لئے اس کے ہر ایک مسئلہ کو بنظر تنقید دیکھتا رہا۔ چنانچہ اکثر مسائل سے مجھے اتفاق ہو گیا اور صرف ایک دو مسئلوں میں مجھے کچھ اختلاف رہا۔ جن کے متعلق میں غور کر رہا تھا۔ کہ رات کو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک شخص نے مجھ سے وہ کتاب لے کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے حضور پیش کر دی ہے۔ حضور نے بعد مطالعہ کے کتاب کے آخری ورق پر اپنے قلم سے یہ ارقام فرمایا (جزاک اللہ حسن سعیک . . . . . محنتک اس کتاب کا ایک نسخہ . . . . . کو بھیجدو۔ اور باقی نسخے چوہدری فتح محمد صاحب کے پاس پہنچادو۔) اس عبارت میں دو جگہ جو نقطے دئے گئے ہیں۔ وہ عبارتیں مجھے یاد نہیں رہیں مگر اس قدر یاد ہے کہ پہلی عبارت عربی میں ہی تھی اور دوسری عبارت آپکے کسی صاحبزادہ کا نام تھا جو یاد نہیں رہا۔ غرض حضرت صاحب نے وہ عبارت لکھ کر اس شخص کو کتاب واپس کر دی اور پھر ہم دونوں وہاں سے اٹھ کر چوہدری صاحب کے بنگلے یا کوٹھی کی طرف چل پڑے۔ تاکہ حکم کی تعمیل کریں۔ اور میں دل میں یہ نیت کر رہا ہوں کہ چونکہ حضور نے یہ ریمارک میری کتاب پر لکھا ہے۔ اس لئے چوہدری صاحب کو ملاحظہ کرانے کے بعد پھر کسی دوسرے نسخہ پر لکھ کر میں اپنی یہ کتاب واپس لے آؤں گا۔

یہ ایک شہادت میرے ذمہ تھی جس کی ادائیگی ضروری تھی۔

حکیم محمد قاسم احمدی از لالہ موسیٰ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ جس کا ایک عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا ۲۲ نومبر کو ہندوستان و انگلستان میں بیک وقت شائع ہوگئی۔ رپورٹ کا ضروری خلاصہ یہ ہے کہ (۱) مرکز اور صوبجات میں اختیارات کی تقسیم وائٹ پیپر کی سفارشات کے مطابق رہے گی (۲) مابقا اختیارات گورنر جنرل کے سپرد ہونگے (۳) سندھ اور اڑیسہ علیحدہ علیحدہ صوبے بنائے جائینگے۔ (۴) صوبوں میں دوعملی اڑا دی جائیگی تمام وزراء غیر سرکاری منتخب شدہ ممبروں میں سے لئے جائیں گے اور گورنر ہر ایک صوبہ کے تقریباً تمام معاملات سوا امور میں ان وزراء کو ہدایت دینے اور مشورہ سے اتفاق کرنا ضروری ہوگا (۵) غیر مشروط اکثریت گورنمنٹ کے راستہ میں حائل نہیں ہوگی (۶) مالیات اور قانون سازی میں گورنر کو خاص اختیارات حاصل ہونگے (۷) ووٹروں کی تعداد ستر لاکھ سے بڑھا کر ۱/۲ ۳ کروڑ کر دی گئی ہے (۸) بنگال یوپی۔ بہار۔ مدراس اور بمبئی میں ایوان ثانی کی تجویز کی گئی ہے۔ (۹) قانون و امن وزراء کی تحویل میں رہیں گے لیکن پولیس اور خفیہ پولیس کے متعلق گورنر کو خاص اختیارات حاصل رہیں گے۔ (۱۰) فرقہ وار فیصلے اور پونا پیکٹ میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ (۱۱) فیڈریشن کے قیام کے لئے ریاستوں کی کل آبادی کے کم از کم نصف حصے کا شمول ضروری ہوگا (۱۲) گورنر جنرل زیادہ سے زیادہ تین مشیروں کی امداد سے شعبہ جات فوج۔ معاملات خارجہ۔ مذہبی معاملات اور برطانوی بلوچستان کا انتظام کریں گے خاص ذمہ واریاں اس کے علاوہ ہیں۔ (۱۳) فیڈرل مجلس انتخاب میں بالواسطہ انتخاب ہوگا (۱۴) فیڈرل کورٹ کو قائم کیا جائے گا۔ (۱۵) برما کے متعلق وائٹ پیپر کی تجاویز سے اتفاق کیا گیا اور دستور کی ترتیب بیان کی گئی ہے۔ اس رپورٹ کے ساتھ لیبر ارکان کا اختلافی نوٹ بھی شامل ہے۔

پٹنہ سے ۲۲ نومبر کی اطلاع ہے کہ بابو راجندر پرشاد صاحب صدر کانگرس ماہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں کانگرس کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس طلب کر رہے ہیں جس میں غالباً اس مسئلہ پر غور و خوض ہوگا کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اور کانگرس کے جدید دستور سے متعلق امور کی نسبت کانگرس کا کیا رویہ ہونا چاہیے۔ غالب خیال ہے کہ اجلاس کے لئے ۷۔ ۸ دسمبر کی تاریخیں مقرر کی جائیں گی۔

لاہور سے ۲۱ نومبر کی اطلاع ہے کہ نواب محمد اقتدار علی خان بہادر کو ریاست دوجانہ کی حکمرانی کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس موقعہ پر ہز ایکسی لنسی سر ہربرٹ ایمرسن نے ایک تقریر کی۔

کراچی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ نتھورام کے قاتل عبدالقیوم خاں کے اپیل کی سماعت کے لئے ۲۴ نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اپیل کی سماعت ایک خاص بنچ کریگا

آل انڈیا پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کانفرنس لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق دسمبر کے پہلے ہفتہ میں سیٹھ عبداللہ ہارون ایم ایل اے کی صدارت میں منعقد ہو کر چار دن تک رہیگی۔ کانفرنس کا انعقاد اسلامیہ کالج لاہور کے حبیبیہ ہال میں ہوگا۔

حاجی عبداللہ ہارون صاحب کراچی کی اطلاع کے مطابق سندھ کے مسلم حلقہ ہائے انتخاب کی طرف سے اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔

ٹوکیو سے ۲۰ نومبر کی اطلاع ہے کہ کچے لوہے کی مشترکہ مارکیٹنگ کمپنی سر ابن سکلا توالہ۔ ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی کے پریذیڈنٹ مٹلے سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اس گفت و شنید کی غرض و غایت یہ ہے کہ کمپنی مذکور ہندوستان سے دس لاکھ ٹن کچا لوہا خریدنا چاہتی ہے جس کی آئندہ سال ضرورت ہوگی

برٹش براڈکاسٹنگ کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ سال نو کے اوائل میں وہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر مختلف اکابر کے اظہار خیالات کو مندرجہ ذیل پروگرام کے ساتھ نشر و اشاعت دے گی۔ سر سیموئل ہور یکم جنوری۔ مسٹر جارج لینسبری یا میجر اٹیلی ۴ جنوری۔ سر جارج شسٹر ۸ جنوری۔ لارڈ ہائیڈ ۱۱ جنوری لارڈ لینٹن ۱۵ جنوری۔ سر جان ٹامس ۱۸ جنوری۔ مسٹر سی ایف اینڈریوز ۲۲ جنوری۔ مسٹر ایزک فٹ ۲۵ جنوری۔ مسٹر ونسٹن چرچل ۲۹ جنوری۔ میجر اٹیلی یا مسٹر جارج لینسبری یکم فروری۔

ریفارم ایکٹ کے متعلق لنڈن کی ۲۲ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت کا ارادہ ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کو تمام و کمال جدید بل میں شامل کر لیا جائے۔ جدید مسودہ قانون جنوری کے آخر میں شائع کر دیا جائے گا۔ اور بل کی دوسری خواندگی فروری کے اوائل میں ہوگی۔

علاقہ سار کے متعلق روما کی ۲۲ نومبر کی اطلاع بتاتی ہے کہ فرانس اور جرمنی کے ماہرین کے درمیان ایک اصولی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور مالی معاہدہ کے متعلق سلسلہ گفتگو جاری ہے۔

مولانا شفیع داؤدی علاقہ بہار کے ترہٹ ڈویژن سے دہلی کے نمائندے منتخب ہو گئے۔ ان کے خلاف امارت پھلواری۔ خانقاہ رحمانی مونگھیر۔ خانقاہ مجیبی پھلواری جمعیۃ العلماء ہند دہلی۔ اور کانگرسی مسلمانوں نے سارا زور صرف کیا مگر ناکام رہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ علماء کہلانے والوں کی کیا قدر و منزلت باقی رہ گئی ہے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ میں پیرس سے ۲۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق فوجی میزانیہ پر بحث کے دوران میں مسٹر آر جیمباڈ نے یہ اعلان کیا۔ کہ فرانسیسی جرمن وار کی صورت میں سوویٹ حکومت نے اپنی بہترین مسلح افواج فرانس کی امداد کے لئے پیش کی ہیں۔ آپ نے تحریک کی۔ کہ سوویٹ حکومت کے ساتھ فرانس کو ایک معاہدہ اتحاد کر لینا چاہیئے۔ لیکن یہ تجویز منظور نہ ہو سکی۔

مہاراجہ کولہاپور نے بنارس سے ۲۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق ہندو یونیورسٹی بنارس کو ملٹری سائنس کی تعلیم کے لئے ایک لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔ یونیورسٹی کا کانووکیشن ۲۸ نومبر کو ہوگا۔ اور اس موقعہ پر ڈاکٹر ٹیگور تقریر کریں گے۔

سر غلام حسین ہدایت اللہ ممبر کونسل آف سٹیٹ سندھ کے زمینداروں کی طرف سے اسمبلی میں منتخب ہو گئے ہیں۔

مصر اور شام کے آثار قدیمہ کے مشہور ماہر سر والس بیوج لنڈن میں ۲۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق فوت ہو گئے سر آرتھر پنیرو مشہور ڈرامائسٹ کے بھی اسی تاریخ کو انتقال کی خبر آئی ہے

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے اجلاسوں اور رپورٹ کی طباعت وغیرہ کل اخراجات ملا کر لنڈن سے ۲۳ نومبر کی اطلاع کے مطابق اس پر کل ۲۹۴۰۹ پونڈ خرچ آئے ہیں

گورنمنٹ ہند نے لاہور سے ۲۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق ان قرضہ جات کی تفصیل طلب کی ہے۔ جو ہندوستانی تاجروں کے جرمن فرموں کے ذمہ ہیں اور جن کی ادائیگی رکی ہوئی ہے۔ پس جن فرموں کا روپیہ کسی جرمن فرم کے ذمہ ہو وہ جلد از جلد حکومت ہند کو اس سے مطلع کریں۔

امرتسر سے ۲۲ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ میلہ رام تیرتھ کے موقعہ پر سناتنی ہندوؤں نے ڈنڈے مار مار کر اچھوتوں کو مندروں سے باہر نکال دیا۔ اچھوتوں میں اس وجہ سے سخت جوش ہے اور وہ ایجی ٹیشن کرنے والے ہیں

شہزادی میرینا کے متعلق لنڈن سے ۲۲ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ وہ پرنس جارج کے ساتھ شادی کے لئے لنڈن پہنچ گئی ہیں۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے وکٹوریا سٹیشن پر خیر مقدم کیا۔

کانگرسی امیدواروں کو اسمبلی میں اس وقت تک ۴۴ نشستیں حاصل ہو چکی ہیں۔ ۳۵ مقابلہ میں اور آٹھ بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں نیشنلسٹ ممبر صرف ۷ نشستیں حاصل کر سکے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ پراونشل گورنمنٹوں کی طرف سے احکام جاری

... احمد ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر:- غلام نبی